20076
2/28

(٣)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(1) کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ سے متعلق کہ ہمارے والد سید محبوب علی نے
ایک مکان خرید کر ہماری والدہ کے نام کر دیا، پھر والد صاحب کا انتقال ہو گیا،
انکے ورثاء میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں اور بیوہ تھیں۔

پھر کچھ عرصہ بعد والدہ نے مکان کا سودا کیا اور اکیاون لاکھ
(5100000) کا فروخت کیا، چھ مہینے میں پیسوں کی ادائیگی اور
مکان خالی کرنے کا معاہدہ ہوا تھا، چار مہینے بعد والدہ کا انتقال ہو گیا
اب سوال یہ ہے کہ یہ اکیاون لاکھ ہمارے درمیان کس طرح تقسیم
ہونگے ہم ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں۔

ہمارے والد اور والدہ کے والدین دادا دادی اور نانا نانی کا انتقال
انکی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔

(2) دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ مکان والدہ مرحومہ کے نام تھا اب
وہ کسی زندہ وارث کے نام ٹرانسفر ہوگا پھر خریدنے والے کے نام ہوگا اور
اس نام کی منتقلی میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ خرچہ آئیگا، یہ خرچہ کس پر
آئیگا، تمام ورثہ پر آئیگا یا جس کے نام مکان ٹرانسفر ہوگا۔

(3) ہماری ایک بہن کنواری ہے چار مہینے بعد اسکی شادی ہوگی، تو
اس کو میراث میں حصے کے علاوہ کیا اور کچھ بھی دینا ہوگا یا بس حصہ دینا کافی
ہوگا، کیا شادی کے اخراجات مجھ پر آئیں گے؟

سید عارف علی

پتہ: مکان نمبر L-363 2½ کورنگی

0314-3969090

دار الافتاء

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔آپ کے والد مرحوم اور والدہ مرحومہ نے بوقتِ انتقال اپنی ملکیت میں مذکورہ مکان (جس کو اکیاون لاکھ میں فروخت کیا گیا ہے) سمیت جو کچھ منقولہ و غیر منقولہ مال و جائیداد مثلاً پلاٹ، نقد رقم، سونا چاندی، مالِ تجارت، کپڑے، برتن اور مرحوم یا مرحومہ کا وہ قرض جو ان کا کسی پر ہو اور انہوں نے اپنی زندگی میں وہ وصول یا معاف نہ کیا ہو، غرض جو بھی چھوٹا بڑا سامان چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، اس میں سب سے پہلے ان کے کفن و دفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، تاہم اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر ادا کر دیئے ہوں، تو ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ البتہ اگر مرحوم یا مرحومہ کے ذمہ کسی کا کوئی واجب الاداء قرض ہو تو ان کے ترکہ سے وہ ادا کیا جائے، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم یا مرحومہ نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو اس پر بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (۱/۳) ترکہ کی حد تک عمل کریں، اس کے بعد جو ترکہ باقی بچے اس کے کل پانچ (۵) برابر حصے کر کے بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک ایک حصہ دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ:۵ — مرحوم والدین

میت

بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۲	۱	۱	۱
۴۰٪	۲۰٪	۲۰٪	۲۰٪

(۲)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں مکان کے نام کی منتقلی کا خرچہ ہر وارث پر اس کے حصۂ میراث کے تناسب سے آئیگا یعنی آپ پر چالیس فیصد اور آپ کی ہر بہن پر بیس بیس فیصد کے حساب سے آئیگا۔

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام (۳/ ۳۱۰)

إذا احتاج الملك المشترك للتعمير والترميم **فيعمره أصحابه بالاشتراك بنسبة حصصهم** سواء كان الملك مشتركا بين أكثر من مالك واحد .....الخلاصة: **إن نفقات الأموال المشتركة تعود على الشركاء بنسبة حصصهم في تلك الأموال حيث إن الغرم بالغنم** ويتفرع عن ذلك المسائل الآتية: يقتضي الإنفاق مشتركا على تعمير الدار والحمام وبناء الحائط وتشييد السطح وكري النهر والحيوان وإصلاح القناة المشتركات: إذا اشترى اثنان بالاشتراك شيئا من المكيلات والموزونات فتلزمها المصاريف الكيلية والوزنية بنسبة حصصهما في

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

المال المشترك: إذا كان نصف ماء البركة لزيد وثلثها لعمرو وسدسها لبكر وتلف مجرى الماء الذي يسيل إلى تلك البركة واحتاجت التعمير فيدفع الشركاء نفقات التعمير بنسبة حصصهم أي يدفع صاحب النصف نصف المصرف وصاحب الثلث ثلث المصرف وصاحب السدس سدس المصرف.

(۳)۔۔۔مذکورہ صورت میں آپ پر غیر شادی شدہ بہن کے حصۂ میراث کے علاوہ کچھ دینا لازم نہیں، اسی طرح اس کی شادی کے اخراجات بھی آپ پر لازم نہیں، البتہ اگر آپ اپنی خوشدلی سے اس کی شادی کے جائز اخراجات کے سلسلے میں تعاون کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، یہ آپ کی طرف سے تبرع واحسان ہوگا۔

الفتاوى الهندية – (۱ / ۵۶۳)

ونفقة الإناث واجبة مطلقا على الآباء ما لم يتزوجن إذا لم يكن لهن مال كذا في الخلاصة.

الفتاوى الهندية – (۱ / ۵۶۶)

لا يقضي بنفقة أحد من ذوي الأرحام إذا كان غنيا أما الكبار الأصحاء فلا يقضي لهم بنفقتهم على غيرهم، وإن كانوا فقراء، وتجب نفقة الإناث الكبار من ذوي الأرحام، وإن كن صحيحات البدن إذا كان بهن حاجة إلى النفقة كذا في الذخيرة ولا يشارك الزوج في نفقة زوجته أحد حتى لو كان لها زوج معسر، وابن موسر من غير هذا الزوج، أو أب موسر أو أخ موسر فنفقتها على الزوج لا على الأب والابن والأخ لكن يؤمر الأب أو الابن، أو الأخ بأن ينفق عليها، ثم يرجع على الزوج إذا أيسر كذا في البدائع. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

[signature]
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۷/ جمادی الثانیہ / ۱۴۴۰ھ
۲۳/ فروری / ۲۰۱۹ء

[stamp: دار الافتاء]

الجواب صحیح
[signature]
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۱۸/ جمادی الثانیہ / ۱۴۴۰ھ
۲۴/ فروری / ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
[signature]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۸/ جمادی الثانیہ / ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
[signature]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۹/ جمادی الثانیہ / ۱۴۴۰ھ

[stamp: مفتی]

Scanned by CamScanner